حَقیقتِ زُہد

خُرّم مُرادؒ

منشورات

نام کتاب : **حقیقتِ زہد**

مصنف : خرم مرادؒ

اشاعت : فروری ۲۰۱۲ء

تعداد : ۲۰۰۰

ناشر : منشورات پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ

ڈی ۳۰۱، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

فون: 09810650228

ای میل: manshuratindia@gmail.com

ویب سائٹ: www.manshurat.in

مطبع : ملٹی کلر سروسز، اوکھلا فیز-1، نئی دہلی

قیمت : 13روپے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ، وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ. فَقَالَ: "ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ". (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيْدَ حَسَنَةٍ)

باسمہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات انسان کے اخلاق اور سدھار اور اس کی پاکیزگی کے لیے ہیں۔ ایمان کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے دین کے جتنے بھی احکام ہیں، خواہ ان کا تعلّق نفس سے ہو یا دوسرے انسانوں سے، ملک وقوم کے معاملات سے ہو یا مال سے، ان سب پر عمل کرنے کے لیے اور اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرنے کے لیے اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کے لیے، اپنے اندر ایک قوت اور استعداد کی ضرورت ہے۔

نبی کریمؐ نے ایک پہلو یہ بیان فرمایا ہے کہ آخرت کی تیاری کرو۔ اس کے ذریعے اس امت کو پہلے بھی اصلاح اور غلبہ نصیب ہوا ہے۔ زندگی کی مہلت کو عمل کے لیے غنیمت جانو۔ جو فراغت میسر ہو، خواہ دولت مندی کی حالت ہو یا تنگ دستی کی، اس کو غنیمت جانو۔ انسان اپنا سارا زور عمل پر لگائے۔

نبی کریمؐ نے ایک دوسری چیز کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ یہ ایسا موضوع ہے جو بہت اہم ہے اور اس کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ حضرت سہلؓ بن سعد اسماعیلی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے

کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے آپؐ وہ عمل بتائیں جو میں کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ کو چاہیں۔ آپؐ نے فرمایا: دنیا کے معاملے میں زہد اختیار کرو‘ اللہ تم سے محبت کرے گا اور ان چیزوں کے معاملے میں زہد اختیار کرو جو لوگوں کے ہاتھ میں ہیں‘ لوگ تم سے محبت کریں گے۔

یہ روایت ابن ماجہ میں شامل کی گئی ہے۔ امام منذریؒ جنھوں نے ان احادیث کو جمع کیا ہے کہا ہے کہ نبوت کے انوار اور روشنیوں میں بڑی واضح روشنی اور نور اس حدیث کے اندر موجود ہے۔ آدمی خود بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اور اسے بھی اللہ کی محبت حاصل ہو‘ یہ ایمان اور زندگی کا بہت اہم مقصود ہے۔ ایمان لانے والوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے: وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرہ ۲:۱۶۵) جو لوگ ایمان لاتے ہیں وہ سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں بہت سے اعمال کے بارے میں بتایا ہے کہ مومنین یہ اور یہ اعمال کرنے والے ہیں۔ امت سے مخاطب ہو کر اس نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے ہمارا کام نہیں کیا‘ ہمارا راستہ اختیار نہیں کیا‘ ہم سے وفاداری نہیں برتی تو ہم تمھاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئیں گے اور تمھیں ذلیل و خوار کر دیں گے۔ مومنوں کی پہلی صفت یہ بیان فرمائی: یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (المائدہ ۵:۵۴) اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ اس لیے صحابہ کرامؓ کو ان کاموں کی تلاش تھی جن کو کرنے سے انھیں اللہ کی محبت حاصل ہو جائے۔ یہ ان کے ایمان کا تقاضا تھا۔ ایک صحابیؓ رسولؐ اللہ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ کوئی ایک ایسا عمل بتایئے ـــــ بہت طویل نصیحت کے نہیں بلکہ مختصر نصیحت کے طالب تھے ـــــ کوئی ایک ایسی بات جس کے اندر اہم باتیں سمیٹ کر بیان کر دی گئی ہوں۔ جس پر چلنے سے اللہ کی محبت حاصل ہو اور لوگ بھی محبت اور عزت و احترام کریں۔ یہ خواہش ایسی خواہش نہیں ہے جو اللہ اور رسولؐ کی نظر میں ناپسند ہو۔ یہ خواہش بہت شدید ہوتی ہے۔ چنانچہ آنے والے

صحابیؓ نے آپؐ سے یہی سوال کیا کہ کوئی ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ: دنیا کے اندر زہد اختیار کرو۔

زہد اور زاہد کا لفظ بڑا معروف ہے۔ شاعری کے اندر بھی استعمال ہوتا ہے‘ طعن و تشنیع میں بھی استعمال ہوتا ہے‘ اور کچھ لوگوں کو اچھا کہنے کے لیے‘ کچھ لوگوں کو برا بھلا کہنے کے لیے بھی۔ لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ زہد کا مقام کوئی بہت اونچا اور باوقار اور بلند درجے کا اور صوفی لوگوں کا مقام ہے‘ عام آدمی کا نہیں ہے۔ عام آدمی دنیا کے اندر کاروبار میں‘ شادی بیاہ میں مصروف رہتا ہے‘ تجارت کرتا ہے‘ مکان بناتا ہے‘ اچھے کپڑے بنانا چاہتا ہے‘ غذاؤں سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے۔ زہد میں یہ سب کچھ چھوڑ دینے کی تلقین ہے اور یہ عام انسان کے بس میں نہیں ہے۔ یہ تو صرف انھی کے حصے میں آسکتا ہے جو یہ سب کچھ صرف اللہ کی رضا کے لیے چھوڑ دیں‘ اور کسی گوشے میں بیٹھ جائیں۔ عام طور پر لوگوں کے ذہن میں یہ زہد کی تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور نبی کریمؐ نے اپنی تعلیمات میں ہر مسلمان سے جن خوبیوں کا مطالبہ کیا ہے‘ ان کو ایسی اہم اور خاص صفات سمجھ لیا گیا ہے‘ جو صرف اولیا اور اونچے درجے کے لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عام مسلمان سے ان کا مطالبہ نہیں ہے۔ زہد کی جو تعریف قرآن کریم نے بیان کی ہے‘ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کسی نہ کسی درجے میں اس زہد کو حاصل کر سکتا ہے۔ ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے اور لوگ بھی اس سے محبت کریں‘ اس لیے اس کا حاصل کرنا اس کے لیے ضروری بھی ہے۔

زہد کے معنی کیا ہیں؟ زہد کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز سے انسان کو رغبت ہو‘ وہ اس کو لینا چاہتا ہو لیکن وہ اس کو کسی ایسی چیز کی خاطر چھوڑ دے جس سے اسے زیادہ محبت و رغبت ہو۔ ہو سکتا ہے کہ انسان ایک چیز سے کم درجے میں محبت رکھتا ہو اور دوسری چیز سے زیادہ

کو بھی زیب تن کیا، اور اگر پیوند لگا ہوا لباس آیا تو اس کو بھی پہنا۔

ہمارے بڑے بڑے علما کا یہی طریقہ رہا ہے کہ جو ملتا تھا اس کو اسی طرح استعمال کرتے تھے بلکہ دین کے معاملات میں خصوصی لحاظ کرتے تھے۔ امام مالک بن انسؒ جنھوں نے حدیث کی کتاب موطا مرتب کی ہے اور جو ان چار فقہا میں سے ہیں جن کی اتباع مسلمان بالعموم کرتے ہیں، جب مسجد نبویؐ میں آتے تھے تو ساری مسجد خوشبو سے مہک جاتی تھی۔ چونکہ حدیث کا درس ہوتا تھا، اس لیے بڑی عالیشان مسند پر بیٹھا کرتے تھے اور لباس بھی اس زمانے کے حساب سے ایک ایک ہزار درہم کا پہنتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس کا شکر واجب ہے، اور دوسرے اس حدیث کا مقام ہے جس کی عزت کی جاتی ہے۔ حدیث بیان کرتے تھے کہ زہد اس چیز کا نام نہیں ہے کہ آدمی دنیا کی لذتوں کو ترک کر دے، اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کر دے، سب مال ضائع کر دے، بے مصرف خرچ کر ڈالے، اپنے پاس بچا کر نہ رکھے، دوسروں سے مانگتا پھرے، بیوی، بچے فاقے کریں اور وہ باہر لٹاتا پھرے، بلکہ زہد تو اس کا نام ہے کہ جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس کو صبر اور شکر سے قبول کرے، کم ہو یا زیادہ، اس سے کوئی فرق نہ پڑے، اور رغبت صرف اجر سے ہو۔

جب اللہ سے ملنے والے اجر کی قدر و قیمت کا احساس ہو تو نظر میں دنیا کی وقعت نہیں رہتی۔ دنیا تو اسے پھر بھی ملتی ہے لیکن دنیا کی وقعت نگاہوں سے نکل جاتی ہے۔ دنیا کی وقعت نگاہوں سے نکل جائے تو آدمی اس کو ہر طرح برتتا ہے لیکن اس کا غلام نہیں بنتا، اس کے پیچھے نہیں پڑتا۔ آدمی جو چیز اللہ کی محبت میں چھوڑ رہا ہو، اس سے محبت اور تعلق بھی ہو۔ آدمی سڑک پر پڑے ہوئے پتھر کو اللہ کی خاطر چھوڑ دے، یہ زہد نہیں ہے۔ آدمی کے پاس کچھ نہیں ہے اور دل میں خواہش اس کی ہے جو نہیں ہے، اور کہے کہ میں اللہ کی راہ میں زہد کر رہا ہوں، مجھے تو پروا نہیں ہے تو یہ بھی زہد نہیں ہے۔ اور زہد وہ بھی ہوتا ہے جو مال سے

اور لوگوں کی مدد کرنے سے ہوتا ہے۔ آدمی جب اپنے دل کو اس طریقے سے اللہ کی طرف راغب کرے تو پھر اس کو اللہ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

اس کے اندر کوئی بڑی مشقت نہیں ہے جو آدمی کو برداشت کرنا پڑے لیکن اپنی حالت اور کیفیت بدلنے کی ضرورت ہے جس کا اثر پورے اعمال اور رویے پر پڑتا ہے۔ صحابہ کرامؓ دنیا کو استعمال کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ حکومتیں انھوں نے کیں، سلطنتیں انھوں نے فتح کیں، لیکن وہ دنیا میں سب سے زیادہ اللہ کے سائے میں تھے۔ ان کو دنیوی چیزوں سے رغبت نہیں تھی بلکہ رغبت اس سے تھی جو اللہ کے پاس تھا۔

اس حدیث میں دوسرا سوال یہ تھا کہ وہ کیا چیز ہے جس سے لوگوں کی محبت بھی حاصل ہو؟ آپؐ نے فرمایا تھا کہ لوگوں کے ہاتھ میں جو چیزیں ہیں، ان سے بھی رغبت کم کرو۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہوتا ہے، اسی پر جھگڑے ہوتے ہیں اور لوگوں سے تعلقات خراب ہوتے ہیں۔ اگر آدمی کو اس سے رغبت نہ ہو تو لوگوں کی تعریف اسے حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگ اس سے تعلق رکھیں گے، وہ لوگوں سے بے نیاز ہو جائے گا۔ آدمی لوگوں سے امیدیں رکھتا ہے، پوری نہ ہوں تو پھر تعلقات خراب ہوتے ہیں، زبان سے باتیں بھی نکل جاتی ہیں اور عزت اور مقام گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو معاملات لوگوں کے ہاتھ میں ہیں ان کے بارے میں بھی بے رغبتی اختیار کرو۔ اس کے مقابلے میں جو اللہ کے پاس ہے اس کی رغبت کرو۔

اس کا نسخہ علاج بھی وہی ہے جو اللہ نے زہد کے بارے میں بتایا ہے۔ جب تک دنیا مقصود ہو، اس وقت تک آدمی لوگوں سے امیدیں رکھتا ہے، جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کو لینے کے لیے لپکتا ہے۔ ان کے منہ سے اپنی تعریف سننا چاہتا ہے۔ نہیں سنتا ہے تو دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس طرح کی بہت سی چیزیں دنیا میں اس کی عزت اور تعلقات کو خراب کرتی ہیں۔ جب لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ جو چیزیں ہمیں مطلوب ہیں، یہ ان کو چھوڑنے کو تیار ہے، تو اس کے بعد لوگوں کے دلوں میں محبت بڑھتی ہے۔ زہد کا ماحصل تو یہ ہے کہ جو